دُعا کا کرشمہ

یہ واقعہ اس زمانے کا ہے جب جنگ عظیم روم کی تباہ کاریاں اپنی انتہا کو پہونچ چکی تھیں اور جاپانی افواج پے در پے شکستوں کے بعد تیزی سے پیچھے ہٹ رہی تھیں۔ ہر آنے والا دن ہمارے لیے سکون کا پیغام لاتا تھا۔ ہماری یونٹ انڈین انجینئرز کی ۱۵۷ آرٹیسین ورکس کمپنی برما کی ایک نہایت ہی حسین وادی میں ڈیرے ڈالے ہوئے تھی وادی کا نام "قباؤ" تھا اور وہ نہایت ہی گھنے اور سرسبز جنگل سے ڈھکی ہوئی تھی۔ جنگل کاٹ کر ایک سڑک بنائی گئی تھی جو "ٹامو" اور "کلیوا" کو ملاتی تھی۔ اس سڑک پر پُل بنانے کی ذمہ داری ہماری یونٹ کے سپرد تھی ــــــ ہم اس سڑک کے مغرب میں قیام پذیر تھے۔

ہماری قیام گاہ کے تین طرف سے بل کھاتی ہوئی ایک چھوٹی سی ندی گہرائی میں بہتی تھی۔ پہاڑی چشموں سے برآمد ہونے والا نہایت ہی صاف اور شفاف پانی اس میں رواں تھا۔ ہم اپنی تمام ضروریات اسی سے پوری کرتے تھے۔ ندی کا دلفریب منظر دیکھ کر مجھے علامہ اقبال کی نظم "ایک آرزو" میں کھینچا ہوا نقشہ یاد آجاتا اور میں اکثر اس کے کنارے شعر خوانی سے دل بہلاتا۔ ؏

دنیا کی محفلوں سے اکتا گیا ہوں یارب
کیا لطف انجمن کا جب دل ہی بجھ گیا ہو
شورش سے بھاگتا ہوں دل ڈھونڈتا ہے میرا

ایسا سکوت جس پر تقریر بھی فدا ہو
آزادِ فکر سے ہوں، عزلت میں دن گزاروں
دنیا کے غم کا دل سے کانٹا نکل گیا ہو
صف باندھے دونوں جانب بوٹے ہرے ہرے ہوں
ندی کا صاف پانی تصویر لے رہا ہو
ہو دلفریب ایسا کہسار کا نظارہ
پانی میں موج بن کر اٹھ اٹھ کے دیکھتا ہو
پانی کو چھو رہی ہو جھک جھک کے گل کی ٹہنی
جیسے حسین کوئی آئینہ دیکھتا ہو

یونٹ کے جوان دن بھر کام میں لگے رہتے۔ میں دفتر کے کام سے فارغ ہو کر روزانہ بلاناغہ ندی کے کنارے چلا جاتا اور نہا دھو کر گھاس پر نماز ظہر ادا کرتا۔ جنگل کی پُرسکون تنہائی میں نماز سے وہ سرور حاصل ہوتا کہ زندگی میں کبھی میسر نہیں آیا۔ میرے ہمراہ روزانہ ایک ہندو دوست بچن داس ہوتا۔ وہ شباب کے دن تقریباً گزار چکا تھا۔ نہایت سنجیدہ انسان تھا۔ میں عمر کے اس دور میں تھا جب انسان کو موت کا احساس تک نہیں ہوتا۔ مادۂ تجسس میرے اندر بدرجۂ اتم موجود تھا۔ مہم جو طبیعت پر کبھی کوئی دشواری ناگوار نہ ہوتی تھی۔ جب تک میں نماز میں مصروف رہتا بچن داس ناول پڑھنے میں وقت گزارتا۔

وادیٔ قباؤ میں رہتے ہوئے کئی مہینے گزر گئے تھے، مگر کبھی کوئی مقامی باشندہ دیکھنے میں نہ آیا۔ ایک روز میں نے نماز ظہر سے فارغ ہو کر بچن داس سے مشورہ کیا کہ ندی کے پار جنگل میں کیا ہے دیکھنا چاہیے۔ اس نے پہلے تو ٹال مٹول سے کام لیا، مگر تھوڑی سی بحث و تمحیص کے بعد مان گیا۔ ایک راستے پر چلتے چلتے ہم کوئی سو قدم گئے ہوں گے کہ ایک کشادہ راستہ دکھائی دیا۔ ہم یہ دیکھ کر حیرت میں ڈوب گئے کہ بیل گاڑی کے پہیوں، مویشیوں کے کھروں اور انسانی پاؤں کے نشان موجود ہیں۔ بچن داس مانتا تو نہ تھا، مگر میرے اصرار پر وہ انسانی قدموں کے نشانوں کا تعاقب کرنے پر رضامند ہو گیا۔ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ مقامی باشندے کیسے ہیں۔ خیال تھا کہ قریب ہی کوئی بستی ہوگی اور ہم لوگوں سے مل کر واپس آ جائیں گے۔ فوجی قانون کے مطابق جنگل میں اپنے کیمپ سے دور جانا ممنوع تھا، مگر ہماری نادانی کی انتہا یہ تھی کہ ہم اسلحہ بھی خیمے میں چھوڑ آئے تھے۔

باتوں میں مشغول ہم آگے بڑھتے رہے۔ بہت دیر چلنے کے باوجود ہمیں کوئی بستی دکھائی نہ دی۔ قدموں کے نشان مسلسل آگے چلتے گئے۔ اچانک بچن داس نے

حاکم کو مسخر کرنے کا وظیفہ

جمعرات کے دن پہلے حضور مخدوم جہانیان جہاں گشتؒ ایصال ثواب کرے اور پھر کہے یا اللہ بحق حضور مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ بحق حضور مخدوم پیر سُرخ فلاں بن فلاں کو میرے لئے مسخر کر دے مجھ پر مہربان بنا دے پھر تین سو مرتبہ یہ آیت پڑھے۔ فَاِنۡ تَوَلَّوۡا فَقُلۡ حَسۡبِیَ اللّٰہُ لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیۡہِ تَوَکَّلۡتُ وَ ھُوَ رَبُّ الۡعَرۡشِ الۡعَظِیۡمِ۔ پھر گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھے اس کے بعد حاکم کے سامنے جاوے انشاء اللہ تعالیٰ حاکم کے دل میں تمہاری محبت و اُلفت پیدا ہو گی اور وہ تمہارے حق میں فیصلہ کرے گا۔

میرا بازو پکڑ لیا اور وہ سن کر کہنے لگا: "بشیر! تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا؟ دیکھو ہمارا کیمپ کتنی گہرائی میں رہ گیا ہے اور ہم بلندی پر آ پہونچے ہیں۔" واقعی ہمارے خیمے نیچے وادی میں نظر آ رہے تھے۔ سورج غروب ہونے کو تھا میں نے واپس چلنے مشورہ دیا۔ ابھی ہم چند قدم ہی واپس چلے تھے کہ میرا ساتھی خوف سے چیخا اس نے میرا بازو تھام کر کہا: مروادیا، بھلے کو تم نے:

میں نے اپنے سامنے ایک عجیب منظر دیکھا۔ چند ہی منٹ پر ہم جب راستے سے گزرے تھے، بے شمار بندر اُسے روکے ہوئے تھے ہمارے تین طرف درختوں پر، زمین پر، بندر ہی بندر تھے۔ چھوٹے چھوٹے بھی تھے اور اتنے بڑے بڑے بھی کہ ایک ہی بندر ہم دونوں کو اٹھا کرلے جا سکتا تھا۔ وہ عجیب خوفناک انداز میں خوخیا رہے تھے، اس کی نگاہیں ہم پر جمی تھیں اور وہ آہستہ آہستہ گھیرا تنگ کرتے جا رہے تھے۔ ان کی طرح طرح کی آوازیں ویرانے میں ایک خوفناک سماں پیدا کر رہی تھیں۔ مجھے گھبراہٹ تو ضرور محسوس ہوئی۔ مگر بچن داس کے برابر میں اپنے حواس قائم رکھنے میں کامیاب رہا۔ ویران جنگل میں خونی بندروں سے بچ نکلنا کسی طرح ممکن نظر نہ آتا تھا۔ اچانک میرے دماغ میں ایک گزرا ہوا واقعہ گھوم گیا۔ میں آخری بار والدین سے مل کر اپنی فوجی ڈیوٹی پر واپس آ رہا تھا۔ والد بزرگوار مجھے رخصت کرنے

ریلوے اسٹیشن تک آئے ـــــ بزرگانہ انداز میں بہت سی نصیحتیں کرتے رہے جن میں نماز کی باقاعدگی کو خصوصیت حاصل تھی۔ انہوں نے فرمایا کہ جب کبھی خطرہ محسوس کرو، نماز میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو یاد رکھو سجدے میں مانگی ہوئی دعا مستجاب ہوتی ہے۔ پھر خدا حافظ کہہ کر واپس چلے گئے ـــــ میں سوچیت گڑھ (جموں) سے لاہور تک ان کے یہ الفاظ مسلسل دہراتا رہا کہ "یاد رکھو! سجدے میں مانگی ہوئی دعا مستجاب ہوتی ہے۔"

وقت کم تھا۔ بندر ڈراؤنی آوازیں نکالتے ہوئے گھیرا تنگ کرتے آ رہے تھے قریب تھا کہ میرا ہندو ساتھی دہشت سے زمین پر گر پڑے۔ میں نے اُسے مخاطب کر کے کہا "بچن داس! گھبراؤ مت" تم اس درخت سے ٹیک لگا کر بیٹھ جاؤ اور نگاہیں نیچی رکھو۔ عصر کا وقت تنگ ہے میں باوضو ہوں، گھاس پر نماز پڑھ لوں۔"

میں خطرے سے بے پرواہ ہو کر نماز میں مشغول ہو گیا۔ اللہ کی حمد ثنا اور اس کی ذات بابرکات کے تصور میں کھو کر مجھے وہ سکون ملا کہ پھر شاید ہی کبھی نصیب ہوا ہو۔ اسلام کے بعد بے اختیار سر سجدے میں گر گیا۔ فَاللّٰهُ خَيْرٌ حَافِظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ کا ورد میری زبان پر جاری تھا جس سے دل و دماغ کو ناقابلِ بیان حلاوت میسر آئی۔ یہ کیفیت دیر تک جاری رہی اتنے میں مجھے بچن داس کی آواز نے چونکا دیا۔ وہ کہہ رہا تھا: "بشیر! اٹھو۔ راہ صاف ہے۔ جلدی کرو۔"

میں نے سر سجدے سے اٹھایا، تو اللہ کی قدرت کا عجیب کرشمہ دیکھا۔ بندر غائب ہو چکے تھے۔ ان کی آوازیں سنائی تو دے رہی تھیں، مگر بہت دور سے ہم خدا کا شکر ادا کرتے ہوئے کیمپ میں پہنچے، تو مکمل اندھیرا چھا چکا تھا۔

صبح سویرے میں تلاوتِ قرآن کے لیے بیٹھا، تو میری نگاہوں کے سامنے یہ آیت آئی: "اور جب انسان کو مصیبت پڑتی ہے تو لیٹے، بیٹھے یا کھڑے ہمیں پکارتا ہے، پھر جب ہم اس کی مصیبت کو دور کر دیتے ہیں، تو یوں پھر جاتا ہے گویا کہ مصیبت میں اس نے ہمیں کبھی پکارا ہی نہ تھا۔ اسی طرح حدود سے تجاوز کرنے والوں کے لیے ہم نے ان کے اعمال کو زینت دے رکھی ہے۔"

آگے لکھا ہوا تھا:

"اور اللہ کے علاوہ انکی بندگی کرتے ہیں جو اُنکو نفع پہونچا سکتے ہیں نہ نقصان اور کہتے ہیں کہ یہ اللہ کے حضور ہمارے سفارشی ہیں۔" (سورہ یونس پارہ ۱۱ رکوع ۲)

میں نے اس واقعے سے بلا واسطہ خالص اللہ کو پکارنا سیکھ لیا۔

(اوجِ روحانی سے ماخوذ)